Regd. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

خطبہ نمبر ۴۸ھ

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم جمعہ ★ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ ۲۵ نبوت ۱۳۳۴ ہش ★ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۵۵ء نمبر ۲۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مستقل کونسل کا اجلاس پوری طرح کامیاب رہا میں اس کے نتائج سے قطعی مطمئن ہوں

بغداد سے کراچی واپس پہنچنے پر وزیر اعظم جناب چوہدری محمد علی کا بیان

کراچی ۲۴ نومبر۔ وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے کہا ہے "معاہدۂ بغداد کی مستقل کونسل کا اجلاس انتہائی کامیاب رہا اور میں اس کے نتائج سے پوری طرح مطمئن ہوں" انہوں نے کل رات بارہ بجے سے کچھ پہلے بغداد سے کراچی واپس پہنچنے پر ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا معاہدے کے شریک ملکوں میں تعاون کا گہرا جذبہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ بنیادی کام جس قدر جلد ممکن ہو سکے مکمل ہو جانا چاہیئے۔ وزیر اعظم نے مزید بتایا کہ کونسل میں اس علاقے کے سیاسی، اقتصادی اور فوجی مسائل پر تفصیل کے ساتھ غور ہوا۔ ان میں افغانستان کی مخالفانہ روش بھی شامل تھی فوجی مسائل سے نپٹنے کے لئے ایک فوجی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ اقتصادی اور سیاسی مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے بھی اسی قسم کے ادارے قائم کئے جائیں گے۔ جب وزیر اعظم سے پوچھا گیا کہ کیا امریکہ بھی معاہدے میں شامل ہو جائے گا تو انہوں نے جواب دیا کہ امریکہ نے معاہدے کی تنظیم سے گہرا ربطہ قائم کر لیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ رابطہ بالآخر مستقل رکنیت میں تبدیل ہو جائے گا۔ ساتھ ہی وزیر اعظم نے یہ بھی کہا لیکن اس بارے میں فیصلہ خود امریکہ کی حکومت ہی کر سکتی ہے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ دوسرے ملک بھی معاہدے کے ممبر بن سکتے ہیں پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں بھی وزیر اعظم کے ہمراہ کراچی واپس پہنچ گئے ہیں۔

وزیر خارجہ جناب حمید الحق چوہدری اور محکمہ دفاع کے سیکرٹری جناب اختر حسین آج بغداد سے کراچی روانہ ہوں گے۔ کل جناب وزیر اعظم جناب چوہدری محمد علی بغداد سے روانہ ہوئے تو ہوائی اڈے پر عراق کے وزیر اعظم جناب نوری السعید، وزیر خارجہ جناب برہان الدین باشایان اور غیر ملکی سفارتی نمائندوں نے آپ کو الوداع کہا۔

برطانوی وزیر خارجہ کا بیان: برطانوی وزیر خارجہ مسٹر میکملن نے کل بغداد سے بیروت روانہ ہوتے وقت اخبار نویسوں کو بتایا کہ معاہدہ بغداد میں شریک ملکوں کے پانچ مستقل نمائندے ایک دو دن میں کام شروع کر دیں گے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جو فوجی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ وہ مشرق وسطیٰ کے دفاع کا نقشہ جلد تیار کرنا شروع کر دے گی

عراقی وزیر خارجہ کا بیان: عراقی وزیر خارجہ جناب برہان الدین باشایان نے کل مستقل کونسل کے اجلاس کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کونسل نے اس علاقے کے اقتصادی، سیاسی اور فوجی مسائل کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ تمام ممالک ان مسائل کو حل کرنے کے لئے مکمل تعاون پر پوری طرح متفق ہیں۔

ترکی کے وزیر اعظم عدنان مندریز نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی

دورہ آئندہ سال کے اوائل میں پاکستان آئیں گے معین تاریخوں کا بعد میں اعلان کیا جائیگا

کراچی ۲۴ نومبر۔ ترکی کے وزیر اعظم جناب عدنان مندریز نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کر لی ہے۔ اس امر کا انکشاف وزیر اعظم جناب چوہدری محمد علی نے کل رات بغداد سے کراچی واپس پہنچنے پر کیا۔ انہوں نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا کہ غالباً مسٹر عدنان مندریز فروری سنہ ۵۶ء میں پاکستان تشریف لائیں گے۔ ان کے دورے کی معین تاریخوں کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے اس کے بارے میں آخری فیصلہ بعد میں کیا جائے گا ——— وزیر اعظم جناب چوہدری محمد علی نے وزیر اعظم ترکی کو بغداد میں قیام کے دوران پاکستان آنے کی دعوت دی تھی۔ یہ دونوں وزرائے اعظم معاہدۂ بغداد کی مستقل کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے بغداد آئے ہوئے تھے۔

روس میں ہائیڈروجن بم کا نیا تجربہ

ماسکو ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ روس نے حال ہی میں ایک زبردست ایٹمی تجربہ کیا ہے یہ دھماکہ ایٹمی تجربات کے ایک خاص پروگرام کے تسلسل میں ہی کیا گیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اتنا بڑا دھماکہ روس میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ گمان یہی ہے کہ یہ ہائیڈروجن بم کا دھماکہ تھا۔ کیونکہ دھماکہ کی قوت بہت زیادہ تھی

اسرائیل اور عرب ممالک کے درمیان مصالحت کی پیشکش

دمشق ۲۴ نومبر۔ ایران نے باقاعدہ طور پر شام کو اطلاع دی ہے۔ کہ وہ عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان مصالحت کرانے کی کوششوں میں حصہ لینے کے لئے تیار ہے۔ ایران نے لکھا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی منظور شدہ قراردادوں کی روشنی میں ہی مصالحت کرانے کی کوشش کرے گا۔

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۳ نومبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو گردے کی تکلیف میں کسی قدر افاقہ ہے۔ البتہ اعصابی تکلیف ابھی تک چل رہی ہے۔ جس میں اتار چڑھاؤ کی کیفیت رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ مگر درمیان میں درد اور گھبراہٹ کا دورہ ہوتا رہا رات کے پچھلے حصہ میں نیند آ گئی۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

مکرم ثاقب زیروی صاحب کے والد محترم لاہور میں بعارضہ ذیابیطس سخت بیمار ہیں۔ ان دنوں آپ کو بیماری کا شدید حملہ ہوا ہے ذیابیطس کے علاوہ کھانسی کی بھی شکایت ہے اور آنکھوں میں موتیا بھی اتر آیا ہے۔ احباب کرام جملہ عوارض سے کامل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔

فدایان اسلام کے سربراہ اعلیٰ کی گرفتاری

تہران ۲۴ نومبر۔ پچھلے دنوں ایران کے وزیر اعظم حسین علاء پر فدایان اسلام کے ایک رکن نے جو قاتلانہ حملہ کیا تھا اس کے ضمن میں فدایان اسلام کے سربراہ اعلیٰ نواب صفوی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

الجزائر کا مسئلہ ایجنڈے سے خارج کرنے کی درخواست

نیویارک ۲۴ نومبر۔ جنوبی امریکہ کے چار ملکوں نے اقوام متحدہ میں باقاعدہ اس بات کا نوٹس دیا ہے کہ الجزائر کا مسئلہ جنرل اسمبلی کے ایجنڈے سے خارج کر دیا جائے۔ ان ممالک میں کولمبیا، چلی، کیوبا اور اکویڈور شامل ہیں۔

★ ڈھاکہ ۲۴ نومبر۔ کل یہاں مسٹر اے کے فضل الحق کی صدارت میں متحدہ محاذ پارلیمانی پارٹی کا جلسہ ہوا جو چھ گھنٹے تک جاری رہا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ ۴۸

اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کرو

اور

یہ عہد کرو کہ تم اپنی اولاد در اولاد کو بھی وقف کرتے چلے جاؤ گے

جماعتی چندوں کو بڑھاؤ۔ ربوہ کو مستقل بنیادوں پر آباد کرنے کی کوشش کرو اور وصیت کی تحریک میں حصہ لو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء ۔۔۔ بمقام ربوہ

خطبہ نویس ۔ مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے :۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

جو کام ہمارے سپرد کیا ہے

یا یوں کہو کہ جو کام خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمارے سپرد کیا ہے۔ وہ اتنا بڑا ہے کہ اس کا تصور کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے دنیا میں اس وقت دو ارب غیر مسلم پائے جاتے ہیں۔ اور ہمارے سپرد یہ کام ہے۔ کہ ان دو ارب غیر مسلموں کو مسلمان بنا دیں۔ گزشتہ تیرہ سو سال میں صرف پچاس کروڑ مسلمان ہوئے ہیں۔ گویا اس وقت چار غیر مسلم ایک مسلمان کے مقابل پر موجود ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ جو کام ۱۳۰۰ سال میں ہمارے آباد اجداد نے کیا ہے اس سے

چار گنا کام

کی ہم سے امید کی گئی ہے۔ لیکن اس کے لئے وقت کا لحاظ رکھنا بھی ہمارے لئے ضروری ہے۔ ورنہ غیر معین عرصہ میں تو بڑے بڑے کٹھن کام بھی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً دریاؤں کا پانی ہی جب ایک لمبے عرصہ تک پہاڑوں پر گرتا رہتا ہے تو اس کی وجہ سے بڑی بڑی غاریں بن جاتی ہیں۔ اور جیالوجی والے کہتے ہیں کہ چونکہ دس دس بیس بیس لاکھ سال بلکہ کروڑوں سال سے یہ پانی گرتا رہا ہے۔ اس لئے اب پہاڑوں میں بڑی بڑی غاریں بن گئی ہیں مگر

انسانی زندگی اور انسانی سکیمیں

اتنی لمبی نہیں چلتیں۔ یا کم از کم تاریخ ہمیں کسی اتنی لمبی زندگی یا اتنے لمبے عرصہ تک چلنے والی سکیم کا پتہ نہیں دیتی۔ دنیا میں لمبی سے لمبی تاریخ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دکھائی دیتی ہے۔ جن کے زمانہ پر قریباً چار ہزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تیرہ سو سال قبل مبعوث ہوئے تھے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوئی چھ سات سو سال قبل گزرے ہیں۔ گویا دو ہزار سال تو یہ ہو گئے۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام سے اب تک قریباً دو ہزار سال اور گزر چکے ہیں۔ لیکن

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کے زمانہ پر قریباً چار ہزار سال گزر جانے کے باوجود آپ کے ماننے والے اب تک دنیا میں موجود ہیں۔ جو آپ کے لائے ہوئے پیغام کو پھیلا رہے ہیں۔ بے شک وہ دنیوی لوگوں کی نگاہ میں پاگل ہوں۔ لیکن ہماری نظر میں وہ بڑے مستقل مزاج ہیں۔ کیونکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار ہزار سال قبل کے لائے ہوئے پیغام کو اب بھی پھیلانے میں لگے ہوئے ہیں۔ دوسرا لمبا سلسلہ جس کا تاریخ سے ہمیں پتہ لگتا ہے حضرت مسیح علیہ السلام کا ہے۔ اس پر ۱۹۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن آپ کے ماننے والوں میں آج تک ایسے خدا کے بندے موجود ہیں جو

حضرت مسیح علیہ السلام

کے لائے ہوئے دین کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان میں جہالت کے ایسے زمانے بھی آئے۔ جب وہ ننگے پھرتے تھے۔ اور پھر ایسے زمانے بھی آئے جب ان کے پاس بڑی مقدار میں دولت جمع ہو گئی۔ جیسے آجکل یورپ اور امریکہ کی حالت ہے۔ لیکن انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے لائے ہوئے پیغام کو پھیلانے کا کام ہر زمانہ میں جاری رکھا۔ نہ غربت میں انہوں نے تبلیغ کو چھوڑا۔ اور نہ امارت میں تبلیغ سے عدم توجہی کی۔ نہ ماتحتی کے زمانہ میں انہوں نے اس کام کو ترک کیا۔ اور نہ حکومت کے زمانہ میں وہ اس سے غافل ہوئے یہی وجہ ہے کہ ۱۹۰۰ سال کے عرصہ میں انہوں نے مسلمانوں سے

دگنے سے بھی زیادہ عیسائی

بنا لئے ہیں۔ اور اب بھی وہ اس کام میں برابر لگے ہوئے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے باقاعدہ وقف کی تحریک جاری نہیں کی صرف اس قدر کہا تھا کہ "تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔" (مرقس باب ۱۶ آیت ۱۵)

اور یہ کہ "اپنی جان کا فکر نہ کرنا کہ ہم کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے۔ اور نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنیں گے۔" (متی باب ۶ آیت ۲۵) عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے اس حکم کو سنا۔ اور انہوں نے ساری عمر دنیا میں تبلیغ شروع کر دی۔ اس کے مقابلہ میں ہمارے ہاں وقف پر خصوصیت کے ساتھ زور دیا گیا ہے۔ لیکن

میں دیکھتا ہوں

کہ اگر کسی شخص کو پچاس روپے بھی باہر زیادہ ملتے ہوں۔ تو وہ دنیا کی طرف جھک جاتا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے پوتے موجود ہیں۔ جو آٹھ آٹھ نو نو سو روپیہ کی خاطر وقف سے بھاگ گئے ہیں۔ پھر دوسرے لوگوں پر کوئی کیا گلا کر سکتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ خدا تعالیٰ احمدیت کو دنیا میں ضرور پھیلائیگا۔ اور اگر آپ کی اپنی نسل وقف سے بھاگے گی۔ تو خدا تعالیٰ باہر والوں کو اس کی توفیق عطا فرما دے گا۔ اور وہ آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیں گے۔ لیکن بدقسمت ہیں وہ لوگ جو گھر میں آئی ہوئی برکت کو چھوڑتے ہیں۔ اور بدقسمت ہیں وہ ماں باپ جو اس بات پر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ان کا لڑکا آٹھ سو یا نو سو روپیہ ماہوار کما رہا ہے۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ وہ دین سے بھاگ گیا ہے کیا عیسائی مشنریوں میں ایسے لوگ موجود نہیں تھے جو اگر دین کو چھوڑ کر دنیا کمانے لگ جاتے۔ تو آٹھ نو سو روپیہ ماہوار کی آمد پیدا کر لیتے پادری قریباً سارے کے سارے ایسے خاندانوں میں سے ہیں کہ اگر وہ دنیاوی کاموں میں لگتے تو ہزاروں روپے ماہوار تنخواہ پاتے۔ لیکن انہوں نے دنیا کی بجائے دین کو ترجیح دی۔ اور

عیسائیت کی اشاعت کے لئے

اپنی زندگی بسر کر دی۔ ہماری جماعت کے افراد کو بھی غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ احمدیت کی اشاعت کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ تین سو سال میں احمدیت ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اگر ایک نسل کے بیس سال بھی فرض کر لئے جائیں۔ تو تم سمجھ سکتے ہو کہ ۳۰۰ سال میں پوری پندرہ نسلیں آ جاتی ہیں گویا اگر ہماری پندرہ نسلیں یکے بعد دیگرے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرتی چلی

تب وہ کام پورا ہو سکتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ مگر کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ منشاء تھا۔ کہ اور لوگوں کی نسلیں تو اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔ اور میری اپنی نسل وقف نہ کرے۔ آخر جو شخص دوسروں سے کوئی مطالبہ کرتا ہے۔ اس کی اپنی نسل سب سے پہلے اس مطالبہ کی مخاطب ہوتی ہے۔ لیکن اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی نسل بدعہدی کرے گی۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ دوسرے لوگوں میں سے اسلام کے بہادر اور جان نثار سپاہی کھڑے کر دے گا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ جب ایک طرف حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایسے مشرک پیدا ہوئے۔ جنہوں نے کعبہ میں بھی سینکڑوں بت رکھ دیئے۔ تو دوسری طرف عراق کے علاقہ میں حضرت امام ابو حنیفہ رح اور حضرت جنید بغدادی رح جیسے بزرگ پیدا ہوئے۔ جنہوں نے دین کی بڑی خدمت کی۔ اسی طرح ایک دوسرے ملک سے حضرت معین الدین صاحب چشتی رح آ گئے۔ اور انہوں نے اسلام پھیلایا۔ پس جہاں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کو توجہ دلاتا ہوں۔ وہاں میں

جماعت سے بھی کہتا ہوں

کہ تمہیں یکے بعد دیگرے کم از کم اپنی پندرہ نسلوں کو وقف کرنا ہوگا۔ لیکن تم تو ابھی سے گھبرا گئے ہو۔ اور ابھی سے تمہارا یہ حال ہے۔ کہ جو شخص دین کی خدمت کے لئے آتا ہے۔ اس کو یہ خیال آتا ہے۔ کہ اس کا گذارہ کیسے ہوگا۔ سیدھی بات ہے کہ روپیہ ہوگا۔ تو گذارہ ملے گا۔ اور روپیہ اسی وقت آئے گا۔ جب نئے احمدی بنیں گے۔ تم پچاس لاکھ احمدی لے آؤ۔ تو تمہارے گزارے خود بخود بڑھ جائیں گے بہرحال دنیا اس وقت اسلام کی آواز سننے کی منتظر ہے۔ اور اس کے لئے

ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے

جو دین کی خدمت کے لئے آئیں۔ اور اپنی زندگیاں اس کام کے لئے وقف کریں۔ اسی طرح اس کے لئے مرکز کی مضبوطی کی بھی ضرورت ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارا مرکز ابھی تک ان اصول پر آباد نہیں۔ جن اصول پر دوسرے شہر آباد ہوتے ہیں۔ دوسرے شہر خود اپنی ذات میں قائم ہوتے ہیں۔ مثلاً لائلپور ہے۔ سرگودھا ہے۔ ان شہروں میں کچھ کارخانے ہیں۔ اور کچھ بڑی زمینداریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ اپنی ذات میں قائم ہیں۔ لیکن ربوہ میں نہ کارخانے ہیں۔ اور نہ زمینداریاں ہیں۔ جتنی دیر تک جماعت چندہ دیتی چلی جائیگی یہاں انسٹی ٹیوشنز چلتی رہیں گی۔ سکول اور کالج قائم رہیں گے۔ اور اگر خدانخواستہ جماعت

چندہ دینے میں سستی

دکھائے۔ تو یہ چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ ابھی ہماری جماعت میں حضرت معین الدین صاحب چشتی رح جیسے لوگ پیدا نہیں ہوئے۔ جو کہیں چلو فاقہ ہے تو فاقہ ہی سہی۔ اور نہ ہی جماعت میں ایسی عورتیں ہیں۔ جو فاقہ زدہ مردوں کے ساتھ نباہ کر سکیں۔ بلکہ اگر کوئی مرد دین کے لئے فاقہ پر آمادہ بھی ہو جائے۔ تو اس کی عورت فوراً کہہ اٹھے گی۔ تو احمق ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے بعض افراد نوکریوں کے پیچھے پھر رہے ہیں۔ تو تو کیوں یہاں بیٹھا ہے۔ کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتوں سے بھی زیادہ عقلمند ہے۔ بے شک ہماری جماعت میں

ایسے بھی نوجوان ہیں

جو اس قسم کی بیویوں کو جواب دیں گے۔ کہ تو شیطان ہے۔ جو مجھے دین کی خدمت سے روک رہی ہے۔ کیا تو مجھ کو بھی جہنم میں گرانا چاہتی ہے۔ لیکن اس قسم کے نوجوان اور اس قسم کی عورتیں جماعت میں کتنی ہیں۔ اگر جماعت میں حضرت خدیجہ رض جیسی عورتیں ہوں۔ جنہوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا تھا۔ کہ كلا والله ما يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم و تحمل الكل و تكسب المعدوم و تقري الضيف و تعين على نوائب الحق (بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) یعنی آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ آپ رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں۔ بے کس و بے مددگار لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ وہ اخلاق جو دنیا سے مٹ چکے ہیں۔ وہ آپ کی ذات کے ذریعہ دوبارہ قائم ہو رہے ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور مصیبتوں پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ تو یہ عارضی مصائب یقیناً دور ہو جائیں۔ اور جماعت کی قربانیوں کا معیار بہت بڑھ جائے پچھلے دنوں مجھے ایک

بڑی خوش کن خبر

معلوم ہوئی۔ ہمارے دفتر والے بعض دفعہ بیرونی مبلغین کو خرچ بھیجنے میں سستی کر جاتے ہیں۔ اور باہر کام کرنے والوں پر ظلم کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض اوقات ایکسچینج نہیں ملتا۔ لیکن اگر باہر کی جماعتیں کوشش کریں۔ تو ایکسچینج حاصل کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ بہرحال ہمارے باہر کام کرنے والے مبلغین کو بعض اوقات کئی کئی ماہ تک خرچ نہیں جاتا۔ ہمارا اس وقت جرمنی کا جو مبلغ ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو ولی اللہ نہیں سمجھتا۔ لیکن میں

اسے ولی اللہ سمجھتا ہوں

اس کی صحت خراب ہے۔ انتڑیاں کمزور ہیں۔ اور ذرا سے صدمہ سے اس کی بھوک بند ہو جاتی ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ جرمنی میں جو احمدی ہو رہے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ خود اس کی طرف لا رہا ہے۔ ورنہ اس کے جسم میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ وہ زیادہ کام کر سکے۔ ایک دفعہ دفتر والوں نے اسے خرچ نہ بھیجا۔ جس کی وجہ سے وہ مکان کا کرایہ ادا نہ کر سکا۔ گورنمنٹ نے اسے مکان خالی کرنے کا نوٹس دے دیا۔ جرمنی میں مکانوں کی بہت کمی ہے۔ کیونکہ پچھلی جنگ میں اکثر مکانات گر گئے تھے۔ گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس ملنے کی وجہ سے ہمارا مبلغ بہت غمگین ہوا۔ اور اس کی بھوک بند ہو گئی۔ انتڑیاں پہلے ہی خراب تھیں۔ اس لئے فاقہ کی وجہ سے اس کی صحت اور بھی کمزور ہو گئی۔ اس کی بیوی جو قریب عرصہ میں غیر احمدی تھی۔ لیکن اب نہایت اخلاص رکھتی ہے۔ اس کے پاس گئی۔ اور کہنے لگی۔ جب تم نے وقف کیا تھا۔ تو ان سب مصائب اور مشکلات کو سامنے رکھ کر کیا تھا۔ پھر اب

گھبرانے کی کیا ضرورت ہے

باہر جاؤ اور کسی دوست سے کچھ دنوں کے وعدہ پر رقم لے آؤ۔ اتنے میں خرچ بھی آ جائیگا۔ اس پر اسے کچھ تسلی ہوئی۔ کھانا کھایا اور پھر کسی دوست سے قرض کے حصول کی کوشش کے لئے باہر چلا گیا۔ ان ممالک میں قرض ملنا مشکل ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا۔ کہ ایک جرمن دوست نے مکان کا کرایہ دے دیا۔ اور تین دن کے بعد مرکز سے بھی خرچ پہنچ گیا۔ اور کرایہ کی رقم اس جرمن دوست کو واپس کر دی گئی۔ جرمنی میں ایک ہندو ڈاکٹر مجھے ایک اور ڈاکٹر کے پاس معائنہ کے لئے لے جا رہا تھا۔ وہ ۲۶ سال سے وہاں رہتا ہے۔ اس نے مجھے کہا۔ کہ میں پہلے دہریہ تھا۔ اب میں اسلام کی طرف مائل ہوں۔ میں نے کہا۔ میں تو تب مانوں۔ جب تم پورے مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا۔ اگر ان مولوی صاحب کی صحبت میں رہا۔ تو پورا مسلمان بھی ہو جاؤں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ انہی سے مل کر میرے خیالات تبدیل ہوئے ہیں۔ بہرحال

جرمنی کے مبلغ

گو جسمانی لحاظ سے کمزور ہیں۔ مگر نہایت مخلص ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت پیدا کر رہا ہے۔ ہالینڈ میں مولوی غلام احمد صاحب بشیر ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے۔ کہ ہمیں سفر یورپ میں ایک ڈرائیور کی ضرورت تھی۔ چنانچہ ہم نے ہالینڈ سے چند ہفتوں کے لئے ایک نومسلم ڈرائیور منگوایا۔ وہ ڈچ کہلاتا تھا۔ لیکن دراصل انڈونیشیا کا رہنے والا تھا۔ وہ کہنے لگا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کہ ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ۱۹۵۳ء میں پاکستانی مسلمان ہمیں مارتے تھے۔ میں نے کہا۔ دراصل

احمدیوں کی تعداد

دوسرے مسلمانوں کی نسبت بہت تھوڑی ہے۔ لیکن چونکہ ہماری جماعت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں۔ کہ ہم ابھی سے ان کو ختم کر دیں۔ ورنہ جب ان کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔ تو انہیں ختم کرنا مشکل ہوگا۔ تمہارے ہاں بھی اگر جماعت کچھ زیادہ ہو گئی۔ اور لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ یہ لوگ یہاں بڑھتے چلے جائیں گے۔ تو وہ مولوی غلام احمد بشیر کو ماریں گے۔ اس پر اس نے بڑے جوش سے کہا۔ مولوی غلام احمد بشیر کو کون مار سکتا ہے۔ وہ تو محبت کے قابل ہے۔ کوئی شخص اس پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا۔ میں نے کہا۔ انسان جب غصہ میں آتا ہے۔ تو محبت اس کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

پس میں جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چندے وسیع کرو۔ تا تبلیغ کو وسیع کیا جا سکے۔ اسی طرح

ربوہ کو آباد کرنے کی کوشش کرو

میں دیکھتا ہوں۔ کہ کئی مکانوں کی جگہیں ابھی خالی پڑی ہیں۔ اور کئی تعمیر شدہ مکان ایسے ہیں۔ جن میں اس وقت کوئی نہیں بستا۔ اس کے علاوہ ربوہ کو شہریت دینے کی کوشش کرو۔ اب تو جو لوگ یہاں آباد ہیں۔ وہ مجاور قسم کے ہیں۔ یعنی یہاں بسنے والے زیادہ تر سلسلہ کے کارکن ہیں۔ جن کا گذارہ چندوں پر ہے۔ شہر وہ ہوتا ہے۔ جس کے اکثر رہنے والے خود کمائی کرتے ہوں۔ اور چندوں پر ان کا انحصار نہ ہو۔ ورنہ اگر کسی حادثہ کی وجہ سے خدانخواستہ رستے رک جائیں گے۔ اور چندوں کی آمد میں کمی واقع ہو جائے۔ تو آبادی کے گذارہ کی کوئی صورت نہ رہے۔ مثلاً ابھی سیلاب آیا ہے۔ اس کی وجہ سے اگر خدانخواستہ

چندوں کی آمد

میں کمی واقع ہو جائے۔ تو مرکزی ادارے اپنے کارکنوں کو تنخواہیں بھی نہیں دے سکتے۔ لیکن اگر ربوہ میں رہنے والوں میں سے اکثر لوگ ایسے ہوں۔ جو مختلف کام کرنے والے ہوں۔ اور وہ اپنی کمائی خود کرتے ہوں۔ تو ایسی مشکلات کا وقت بھی آسانی سے گزر سکتا ہے۔ لائلپور اور سرگودھا وغیرہ شہروں کے رہنے والوں کا گزارہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر نہیں۔ بلکہ وہاں رہنے والے افراد کی تجارتوں اور کارخانوں وغیرہ پر ہے۔ لیکن

ربوہ میں رہنے والوں کا گذارہ منی آرڈروں پر ہے۔ باہر سے روپیہ آتا ہے۔ تو ہم اپنے کارکنوں کو تنخواہیں دیتے ہیں۔ پس جہاں میں ایک طرف

جماعت کو تاکید کرتا ہوں

کہ وہ چندوں کو بڑھائے۔ چندے بڑھیں گے تو سلسلہ کا کام بڑھے گا۔ وہاں میں باہر کے دوستوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ مرکز میں آئیں۔ اور یہاں مختلف صنعتیں جاری کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح میں بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغین سے کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی چندہ بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہی غلام احمد بشیر (مبلغ ہالینڈ) جس کی میں نے ابھی تعریف کی ہے۔ اس کے متعلق

چودھری ظفر اللہ خاں صاحب

نے بتایا۔ کہ وہ نومسلموں سے چندہ نہیں لیتا۔ چودھری صاحب نے کہا۔ کہ میں نے اس سے کہا ہے۔ کہ میں تو ان نومسلموں کو اسی وقت احمدی سمجھوں گا۔ جب وہ باقاعدہ چندہ دیں گے۔ لیکن وہ ہر دفعہ یہ عذر کر دیتا ہے۔ کہ یہ لوگ مالی لحاظ سے کمزور ہیں۔ اور چندہ دینے کے قابل نہیں۔ میرے نزدیک چودھری صاحب کی بات بالکل درست ہے۔ ہمارے مبلغین کو

نومسلموں سے چندہ

لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے جرمنوں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ چندے دیتے ہیں۔ ایک شخص میری آمد کے متعلق خبر پا کر دو سو میل سے چل کر مجھے ملنے آیا۔ چودھری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی نے مجھے بتایا۔ کہ وہ جب سے احمدی ہوا ہے۔ اڑھائی پونڈ ماہوار باقاعدہ چندہ دیتا ہے۔ پس اگر ہمارے مبلغین نومسلموں کو چندہ دینے کی عادت ڈالیں گے۔ تو انہیں عادت پڑ جائیگی۔ چاہے ابتداء میں وہ ایک ایک آنہ ہی چندہ کیوں نہ دیں۔ اگر وہ ایک ایک آنہ بھی چندہ دینا شروع کر دیں گے۔ تو آہستہ آہستہ انہیں اس کی عادت پڑ جائیگی۔ اور پھر زیادہ مقدار میں چندہ دینا انہیں دوبھر معلوم نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات اور کتابیں نکال کر دیکھ لو۔ تمہیں ان میں یہ الفاظ دکھائی دیں گے۔ کہ فلاں دوست بڑے مخلص ہیں۔ انہوں نے ایک آنہ یا دو آنہ ماہوار چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن پھر وہی لوگ بڑی بڑی مقدار میں چندے دینے لگ گئے تھے۔ ہمارے مبلغین کو بھی

چاہیئے کہ وہ بھی نومسلموں سے چندہ لینے کی کوشش کریں۔ مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ اور دمشق والے احمدیوں کی حالت نسبتاً اچھی ہے۔ دمشق کی جماعت بڑے اخلاص اور ہمت سے کام کر رہی ہے۔

پھر جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ

نوجوانوں کو یہاں بھجوائیں

جو یہاں رہ کر تعلیم حاصل کریں۔ اور مرکز کے اداروں میں کام کریں۔ دیکھو لو بیماری سے پہلے مجھ میں کس قدر ہمت ہوا کرتی تھی۔ میں اکیلا دس آدمیوں سے بھی زیادہ کام کر سکتا تھا۔ لیکن اب ایک آدمی کے چوتھائی کام کے برابر بھی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح یہ ناظر بھی انسان ہی ہیں۔ ان کو بھی بیماری لگ سکتی ہے۔ اور کام کے ناقابل ہو سکتے ہیں۔ پس باہر سے نوجوانوں کو یہاں آنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ بہتر ہوگا۔ کہ مختلف ممالک کے لوگ یہاں آئیں۔ اور انجمن کا کام سنبھالیں۔ تا ہماری مرکزی انجمن

انٹرنیشنل انجمن

بن جائے۔ صرف پاکستانی نہ رہے۔ دینی لحاظ سے بیشک پاکستان کے لوگ دوسروں پر فوقیت رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ان کے ساتھ ایک ایک ممبر نائیجیریا گولڈ کوسٹ۔ امریکہ۔ مشرقی افریقہ۔ ہالینڈ۔ جرمنی اور انگلینڈ وغیرہ ممالک کا بھی ہو۔ تو کام زیادہ بہتر رنگ میں چل سکتا ہے۔ جب یہ لوگ یہاں آ کر کام کریں گے۔ تو باہر کی جماعتوں کو اس طرف زیادہ توجہ ہوگی۔ اور وہ سمجھیں گی۔ کہ مرکز میں جو انجمن کام کر رہی ہے۔ وہ صرف پاکستان کی جماعتوں کی انجمن نہیں۔ بلکہ ہماری بھی انجمن ہے۔ پس

چندوں کو زیادہ کرو

اور ان طوفانوں سے مایوس نہ ہو۔ بلکہ پہلوانوں کی طرح کام میں لگ جاؤ۔ اور جہاں جہاں پانی خشک ہوتا ہے۔ وہاں فوراً کھیتوں میں ہل چلا دو۔ تا تمہاری آئندہ آمدنیں پہلے سے بھی بڑھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ چندے بھی بڑھ جائیں۔ جب مرکز مضبوط ہوگا۔ اور بیرونی مبلغین کو بھی خدا تعالیٰ اس بات کی توفیق دے دیگا۔ کہ وہ نومسلموں سے چندے لیں۔ تو سلسلہ تبلیغ وسیع ہو جائے گا۔ جب بھی دنیا میں کوئی مذہبی تحریک چلی ہے۔ اس کے ابتدائی مبلغ اسی ملک کے ہوتے ہیں۔ جس میں وہ تحریک ابتداءً شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔

اسلام کے پہلے مبلغ

عرب ہی تھے۔ لیکن اس کے بعد ایرانی اور عراقی آ گئے۔ اور انہوں نے اسلام کی اشاعت شروع کی۔ حضرت معین الدین صاحب چشتی رح شہاب الدین صاحب سہروردی رح بہاء الدین صاحب

نقشبندی رح سب دوسرے ممالک کے تھے۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت میں اسلام کی بڑی خدمت کی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد بھی پچاس ساٹھ سال تک عیسائیت کو پھیلانے والے ان کے اپنے علاقہ کے ہی مبلغ تھے۔ لیکن بعد میں اور علاقوں میں بھی مبلغ پیدا ہو گئے۔ اور آپ کے سو سال کے بعد تو سارے مبلغ اٹلی کے ہی تھے۔ پھر جرمنی اور انگلینڈ سے بھی کئی مبلغین اشاعتِ عیسائیت کے لئے آگے آ گئے۔ پس جب تک مبلغین نومسلموں کو چندہ دینے اور وقف کرنے کی عادت نہیں ڈالیں گے۔ یہ کام لمبے عرصہ تک نہیں چل سکتا۔ جو کام ہمارے سپرد ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بتایا ہے کہ تین سو سال کے اندر اندر مکمل ہو جائے گا۔ لیکن ایسا تبھی ہو سکتا ہے۔ جب ہم

اولاد در اولاد کو وقف کریں

اور اولاد در اولاد کو اسلام کی اشاعت کا فرض یاد دلاتے جائیں۔ اگر یہ روح ہمارے اندر پیدا ہو جائے۔ تو ہمارے لئے گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر ہمیں یہ نظر آئے۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے بعض افراد دنیا کی طرف متوجہ ہو گئے ہیں۔ تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ آخر دین کو نظر انداز کر کے دنیا کے پیچھے لگ جانا کونسی عقلمندی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہمارے لئے ایک طبیب غذا لے کر آئے تھے۔ لیکن آپ کی اپنی نسل میں سے کچھ لوگ اس روحانی غذا کو چھوڑ کر مادی لذائذ کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اگر دنیا کمانا ہی ضروری ہے۔ تو جس شخص کو یہاں آٹھ نو سو روپے ماہوار مل رہا ہے وہ اگر امریکہ چلا جائے۔ تو اسے وہاں اڑھائی تین ہزار ماہوار مل سکتا ہے۔ لیکن اگر یہاں رہ کر اسے دو اڑھائی سو روپیہ ماہوار بھی ملتا۔ تو کم از کم وہ روحانی طور پر اپنے دادا کا پوتا تو ہوتا مگر اب تو وہ آپ کی روحانی نسل سے منقطع ہو گیا ہے۔ اور جو بھی خدا تعالیٰ کے

دین کی اشاعت کے لئے

اپنی زندگی وقف نہیں کرے گا۔ وہ آپ کی نسل میں سے ہوتے ہوئے بھی روحانی طور پر آپ کی طرف منسوب نہیں ہو سکے گا اسی طرح میں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ تم ربوہ کو آباد کرنے کی کوشش کرو۔ اس وقت ہمارے سامنے دو کام ہیں۔ اگر ایک طرف ہم نے ربوہ کو آباد کرنا

ہے۔ تو دوسری طرف ہم نے قادیان کو آباد کرنا ہے۔ میں نے اپنے ایک لڑکے کو قادیان میں چھوڑا تھا۔ اور اس نے بہت اخلاص بھی دکھایا۔ جب دوسرے لوگ قادیان سے بھاگ آئے۔ تو وہ وہیں رہا۔ لیکن

میں دیکھتا ہوں

کہ اس میں ایسی ہمت نہیں۔ کہ وہ فاقہ میں رہ کر بھی کام کرنے کے لئے تیار ہو۔ اگر وہ فاقہ میں رہ کر کام کرنے کے لئے تیار ہوتا، یا روزی کمانے کی کوئی صورت نکال لیتا۔ تو میں سمجھتا۔ کام چلتا چلا جائے گا۔ لیکن مجھے یہ دونو چیزیں نظر نہیں آتیں۔ نہ مجھے یہ نظر آتا ہے۔ کہ وہ فاقہ میں رہ سکتا ہے۔ اور نہ وہ اپنی آمد پیدا کرنے کی کوئی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اگر کسی وقت بھی اسے اخراجات کے لئے روپیہ نہ ملے۔ تو اس کا وہاں قیام مشکل ہو جائے گا۔ حالانکہ ہم نے اسے

حضرت اسماعیل علیہ السلام

کی طرح وہاں اس لئے رکھا ہے۔ تا کہ وہ قادیان کو آباد کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں اس کے ذریعہ پوری ہوں۔ ہم جو ربوہ کو آباد کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ کام ظلی ہے۔ حقیقی کام اُسی کا ہے۔ بشرطیکہ وہ سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے ہر مشکل برداشت کرنے کے لئے تیار رہو۔

میں جماعت کو ایک یہ بھی نصیحت کرتا ہوں۔ کہ پرانے زمانہ میں تنخواہ دار مبلغ نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ لوگ خود ان کی ضروریات کا فکر رکھتے تھے۔ اس زمانہ میں ہمارے سب مبلغ تنخواہ دار ہیں۔ لیکن صرف تنخواہ دار مبلغوں کے ذریعہ تبلیغ کو ساری دنیا میں وسیع نہیں کیا جا سکتا۔ ساری دنیا میں تبلیغ اسی صورت میں وسیع ہو سکتی ہے۔ جب

جماعت خود ان کا خیال رکھے

عیسائی اب تک اپنے پادریوں کی خدمت کرتے چلے آتے ہیں۔ آپ لوگوں کا بھی فرض ہے کہ ان کی خدمت کریں۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہر کمانے والا احمدی ربوہ میں رہنے والے کارکنوں یا باہر کام کرنے والے مبلغوں کے لئے اپنی آمد کا ایک فی صدی بھی ریزرو کر دے تو ہر سو احمدی ربوہ میں بسنے والے ایک کارکن یا باہر کام کرنے والے ایک مبلغ کا گذارہ چلا سکتے ہیں۔ اور پھر جوں جوں جماعت بڑھتی چلی جائیگی۔ بوجھ اٹھانے والے بھی زیادہ ہوتے جائیں گے۔ اور اس طرح زیادہ کارکنوں کا بوجھ اٹھایا جا سکے گا۔ اگر ایک لاکھ احمدی کمانے والے ہوں۔

تو ایک ہزار مبلغوں اور کارکنوں کا گزارہ چلایا جا سکتا ہے۔ پرانے زمانہ میں لوگ اسی طرح کرتے تھے۔ اور وہ سمجھتے تھے ہم ان کی خدمت کریں گے تو خدا تعالےٰ ہماری

آمد میں برکت

پیدا کرے گا۔ اور ہماری مشکلات کو دور کریگا اگر جماعت کے دوست اس طرف توجہ کریں تو ہماری تمام مشکلیں دور ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ایک لاکھ کمانے والے ہوں۔ تو ایک ہزار مبلغ کا گزارہ چل سکتا ہے اور لاکھ سے تو اب بھی ہماری جماعت کے دوست بہت زیادہ ہیں اگر دس لاکھ احمدی ہوں تو دس ہزار مبلغوں اور کارکنوں کا گزارہ چل سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہر کمانے والا ۹۹ فی صدی آمد اپنے گزارے اور چندوں کے لئے رکھے۔ اور ایک فی صدی سلسلہ کے کارکنوں اور مبلغوں کے لئے ریزرو کر دے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر ایسے لوگوں کا نام

اصحاب الصفّہ

رکھا ہے۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر ڈال دیا۔ ایسے لوگوں کی خدمت خود اپنی ذات میں بہت بڑے ثواب کا موجب ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے چونکہ میں بیمار ہوں۔ اسلئے بعض دفعہ کوئی غریب بیوہ عورت ایک چوزہ ہی لے آتی ہے اور کہتی ہے۔ حضور اسے قبول فرمائیں اور وہ اس خدمت سے خوشی محسوس کرتی ہے۔ اسی طرح اگر جماعت کے اندر یہ روح پیدا ہو جائے کہ ان کے اموال میں دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والوں کا بھی حق ہے۔ تو ہماری بہت سی مشکلات آپ ہی آپ حل ہو جائیں۔ اور تبلیغ کا دائرہ پہلے سے بہت زیادہ وسیع ہو جائے۔

پس تم اپنی زندگیاں

دین کی خدمت کے لئے وقف کرو

اور پھر نسلاً بعد نسلٍ وقف کرتے چلے جاؤ میں نے کراچی میں تحریک کی تھی کہ دوست خاندانی طور پر اپنی زندگیاں وقف کریں یعنی ہر شخص یہ اقرار کرے کہ میں اپنے خاندان میں سے کسی نہ کسی فرد کو دین کی خدمت کے لئے ہمیشہ وقف رکھوں گا۔ وہی تحریک میں اب بھی کرتا ہوں۔ اور جماعت سے خاندانی طور پر کسی نہ کسی فرد کو وقف کرنے کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اگر جماعت اس پر عمل کرنا شروع کر دے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے

وقف کی ایک رَو

پیدا ہو جائے گی اور ہمیں کثرت سے واقفین ملنے لگ جائیں گے۔ اب تو یہ حالت ہے۔ کہ اگر ایک نوجوان اپنی زندگی وقف کرتا ہے تو دوسرا اپنی حماقت سے اسے روکنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اگر خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو زیادہ کر دے تو ان واقفین کا گزارہ چلانا مشکل نہیں ہوگا۔ کیا تم جانتے ہو کہ عیسائیوں نے پوپ کے گزارہ کے لئے کیا انتظام کر رکھا ہے، انہوں نے اسکے لئے ایک عجیب انتظام کیا ہُوا ہے۔ مسلمانوں میں تو نذرانہ اور تحفہ کا رواج ہے اور اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ اگر بغیر سوال کرنے کے کوئی شخص ہدیہ یا نذرانہ دے تو اسے قبول کر لینا چاہیئے۔ اس میں برکت ہوتی ہے۔ لیکن عیسائیوں نے پوپ کے لئے یہ طریق جاری کیا ہوا ہے کہ ہر عیسائی سال میں ایک پینی (Penny) کا پوپ کو دیا کرے پادری سب کو بلاتا ہے اور ان سے

پوپ کی ایک پینی

مانگتا ہے۔ اور اس طرح ایک بہت بڑی رقم جمع ہو جاتی ہے۔ اس وقت دنیا میں قریباً ۳۲ کروڑ کیتھولک ہیں۔ اگر وہ سب ایک ایک پینی دیں۔ تو قریباً چودہ لاکھ پونڈ رقم بن جاتی ہے۔ جو پوپ کو پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ بادشاہوں کی طرح زندگی بسر کرتا ہے۔

پس تم

خاندانی طور پر

اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کرو۔ اور عہد کرو کہ تم اپنی اولاد در اولاد کو وقف کرتے چلے جاؤ گے۔ پہلے تم خود اپنے کسی بچے کو وقف کرو۔ پھر اپنے سب بچوں سے عہد لو کہ وہ اپنے بچوں میں سے کسی نہ کسی کو خدمت دین کے لئے وقف کریں گے۔ اور پھر ان سے یہ عہد بھی لو کہ وہ اپنے بچوں سے عہد لیں گے۔ کہ وہ بھی اپنی آئندہ نسل سے یہی مطالبہ کریں گے۔ چونکہ اگلی نسل کا وقف تمہارے اختیار میں نہیں۔ اسلئے صرف تحریک کرنا تمہارا کام ہوگا۔ اگر وہ نہیں مانیں گے۔ تو یہ ان کا قصور ہوگا۔ تم اپنے فرض سے سبکدوش سمجھے جاؤ گے۔ اگر تم یہ کام کرو گے۔ اور یہ روح جماعت میں نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اور ہر فرد یہ کوشش کرے گا۔ کہ اس کے خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرے۔ تو خدا تعالےٰ کے فضل سے لاکھوں واقف زندگی دین کی خدمت کے لئے مہیا ہو جائیں گی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تحریک فرمائی ہے۔ تمہیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ

تم میں سے ہر شخص وصیت کرے

اور پھر اپنی اولاد کے متعلق بھی کوشش کرے کہ وہ بھی وصیت کرے۔ اور وہ اولاد اپنی اگلی نسل کو وصیت کی تحریک کرے یہ بھی دین کی خدمت کا ایک بڑا بھاری ذریعہ ہے اگر ہم ایسا کریں۔ تو قیامت تک تبلیغ اور اشاعت کا سلسلہ جاری رہ سکتا ہے۔ جو کچھ جتنی تدبیریں ہم کرتے ہیں۔ ان میں کوئی نہ کوئی رخنہ باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کی تدبیر میں کوئی رخنہ نہیں ہوتا۔ اسلئے اصل چیز یہ ہے کہ تم دعائیں کرو اور اس خطبہ کو بار بار پڑھو۔ اور اس میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں انہیں یاد رکھو۔ اور اگرچہ یہ مختصر سا خطبہ ہے۔ لیکن اگر چاہو۔ تو اس میں سے بھی جو بات تمہیں زائد معلوم ہو اسے کاٹ دو۔ اور باقی مختصر حصہ کو چھپوا کر جماعت میں کثرت سے پھیلاؤ تاکہ ہر فرد کے اندر بیداری پیدا ہو۔

میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے۔ اس کے بعد میرے پاس

تین درخواستیں آئی ہیں

ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ میں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں لیکن اب آپ جہاں چاہیں۔ مجھے لگا دیں۔ میں ہر طرح تیار ہوں۔ ایک درخواست ماسٹر سعد اللہ صاحب کی آئی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے ایم اے کا امتحان دیا ہُوا ہے۔ اس میں کامیاب ہونے کے بعد آپ جہاں چاہیں مجھے لگا دیں۔ تیسری درخواست باہر کے ایک لڑکے کی ہے۔ جو ابھی چھوٹی جماعت کا طالبعلم ہے۔ میں نے اسے کہا ہے۔ کہ وہ میٹرک پاس کر کے جامعہ میں داخلہ لے۔ کیونکہ جب تک جامعہ میں زیادہ طالب علم نہیں آئیں گے۔ اس وقت تک شاہد بھی زیادہ تعداد میں نہیں نکل سکتے۔ ہمارے

سکول کے اساتذہ کو چاہیئے

کہ وہ لڑکوں میں وقف کی تحریک کریں اور انہیں سمجھائیں کہ تمہارا اعلےٰ گزارہ تمہارے اپنے اختیار میں ہے۔ اگر تم باہر جاؤ گے اور تبلیغ کرو گے تو تمہاری تبلیغ کے نتیجہ میں جماعت بڑھے گی اور جماعت کے بڑھنے سے چندے زیادہ ہوں گے اور چندے زیادہ آئیں گے۔ تو تمہارے گزارے بھی زیادہ اعلےٰ ہوں گے۔ اگر یورپ کا کوئی حصہ ہی احمدی ہو جائے تو جماعت کے چندے کئی گنا بڑھ سکتے ہیں پس سکول کے اساتذہ اپنے سکول کے لڑکوں کو سمجھائیں۔ اور پروفیسر

کالج کے لڑکوں کو سمجھائیں ۔

اور باہر کے مبلغ اپنی اپنی جماعتوں میں چندہ دینے اور زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں اس طرح چند مہینوں میں ہی کام کی رفتار تیز ہو سکتی ہے۔ اور یہ صدی ہر قسم کے شیطانی حملوں سے محفوظ ہو سکتی ہے۔ پھر جوں جوں جماعت بڑھے گی۔ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے آئندہ بھی اس میں جوش پیدا کرتا چلا جائے گا۔

پرانے احمدیوں کا طریق

پرانے احمدیوں کا یہ طریق تھا کہ اگر وہ خود پڑھنا نہیں جانتے تھے تو سلسلہ کے اخبار منگوا کر دوسروں سے سنا کرتے تھے۔ اس طرح وہ خود سلسلہ کے خیالات سے واقف رہتے تھے اور دوسروں کو بھی حکمت سے واقف کر دیتے تھے۔

اگر آپ بھی پڑھنا نہیں جانتے تو پرانے احمدیوں کا طریق اختیار کیجئے اخبار الفضل منگوا کر دوسروں سے سنیئے اس طرح آپ خود بھی سلسلہ کے حالات سے واقف رہیں گے اور دوسروں کو واقفیت بہم پہنچانے کا بھی ذریعہ بنیں گے۔

ناظم الفضل پنجاب

درخواست دُعا

بندہ کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ جس کی وجہ سے ان کے علاوہ افراد خانہ بھی تکلیف اور پریشانی میں ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کرامت اللہ ابن ولایت حسین صاحب دوکاندار ربوہ

دعا کیلئے نام پیش کئے جائیں گے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہر جماعت کا امیر ذمہ وار ہے کہ وہ اپنی جماعت کی فہرست چندہ تحریک جدید پیش حضور کرے اور کہ یہ فہرست ۳۰ نومبر ۵۵ء تک مکمل ہو کر پیش ہو جائے۔ پس ہر جماعت کا امیر یا صدر اور سیکرٹری تحریک جدید کوشش کرے کہ اس کی جماعت کے وعدوں کی فہرست آخر نومبر تک پوری ہو جائے۔ اور دفتر وکیل المال تحریک جدید ایسے کارکنان کی ایک فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیلئے ۷ دسمبر ۵۵ء کو پیش کرے گا انشاء اللہ العزیز۔

یاد رہے کہ دفتر اوّل کے سال ۲۲ اور دفتر دوم کے سال ۱۲ کی فہرستیں الگ الگ کاغذ پر معہ مکمل پورے پتہ اور گذشتہ سال کا وعدہ لکھ کر نئے سال کا وعدہ لکھا جائے تا معلوم ہو سکے کہ کس قدر اضافہ نئے سال میں آیا ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

عہدیداران جماعتہائے احمدیہ توجہ فرمائیں

سٹینڈنگ فنانس کمیٹی نے بجٹ سال رواں پر غور کرتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ کی آمد بڑھانے کے سلسلہ میں کچھ تجاویز پیش کیں جنہیں بجٹ کمیٹی شوریٰ نے اپنی تائید کے ساتھ مجلس مشاورت میں پیش کیا اور نمائندگان نے ان تجاویز سے پورا اتفاق کرتے ہوئے پاس کر دیا۔ دفتر بہشتی مقبرہ سے متعلق حصہ آمد بڑھانے کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل تجاویز ہیں:-

۱- سال میں ایک ہفتہ تحریک وصایا منایا جائے۔
۲- امراء و صدر صاحبان مقامی طور پر وصایا کی پرزور تحریک کریں۔
۳- جلسہ سالانہ پر بذریعہ وفود وصیت کی تحریک کی جائے۔

اول الذکر تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے رسالہ الوصیت کا پڑھنا یا سننا لازمی امر ہے۔ اس ضمن میں مجلس کارپرداز آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آپ ماہ نومبر میں رسالہ الوصیت کے درس دئیے جانے کا اہتمام فرمائیں اور کوشش کی جائے کہ کوئی ممبر ایسا نہ رہے جسنے رسالہ الوصیت خود نہ پڑھ لیا ہو یا کم از کم سن نہ لیا ہو۔

اس ماہ میں خطبات کے ذریعہ بھی جماعت کو وصیت کی اہمیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی جائے۔ اس موضوع کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کی تقریر مشعل راہ ہو گی۔ اس کا مختصر سا خلاصہ رسالہ الوصیت کے آخر میں بھی طبع شدہ ہے اس کے بعد یکم دسمبر تا ۷ دسمبر ہفتہ تحریک منایا جائے اور کوشش فرمائیں کہ اس ایک ہفتہ میں ایسے اچھے نتائج برآمد ہوں جو حضور اقدس کی خوشنودی کا باعث ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

رسالہ الوصیت اور فارم وصیت حسب ضرورت دفتر ہذا سے طلب فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے دینی نصاب

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے دو دینی نصاب جاری ہو چکے ہیں جو جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ تاکہ ان کے مطابق تعلیم و تربیت ہو۔ مگر ہمیں کئی ایک شہری جماعتوں کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ان دینی نصابوں اور لائحہ عمل کے علم سے انکار کیا ہے۔ اس سے نظارت ہذا کو شبہ ہوا کہ ہو سکتا ہے کہ بعض دوسری جماعتوں کو بھی علم نہ ہو۔ سو ہم سب جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ نظارت ہذا کی طرف سے اس وقت تک دو دینی نصاب جاری ہو چکے ہیں اور بہت سی جماعتوں نے ان سے استفادہ کیا ہے۔ اگر کسی شہری یا دیہاتی جماعتوں کو دینی نصابوں کی ضرورت ہو۔ تو نظارت ہذا کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

جلسہ سالانہ ۵۵ء اور خدام کا فرض

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی خدمت کے لئے رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۹۵۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ہدایت فرمائی تھی کہ خدام الاحمدیہ اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس موقع پر مجالس نے جس مستعدی کا نمونہ دکھایا تھا وہ ہمارے لئے نہایت خوش کن تھا۔ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ قریب آرہا ہے اور پہلے سے زیادہ مستعدی ہمت اور ہوشیاری سے کام کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکیدی طور پر ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس نہایت اہم کام کے لئے جو ۱۹۵۱ء کے خطبہ جمعہ میں بیان ہو چکا ہے خدام کا انتخاب نہایت دیانت داری سے کریں اور صرف انہی خدام کو لیں جو اس کام کے اہل ہوں۔ مجالس کو علیحدہ بھی بذریعہ خطوط لکھا جا رہا ہے۔ یہ فہرستیں ۱۵ دسمبر ۵۵ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔

(نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی ضرورت

جیسا کہ اکثر دوستوں کو علم ہو گا کہ قادیان کے دسمبر سنہ کے جاری شدہ جلسہ سالانہ کے لئے ناظر صاحب ضیافت (محترم حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ) نے ایک دفعہ ۲۵-۱۹۲۴ء میں ضرورت کے مطابق احباب کو جلسہ کے لئے دیگیں دینے کی تحریک فرمائی تھی۔ ضرورت پوری ہو جانے پر تحریک بند کر دی گئی۔ پھر پھر جب دس سال کے بعد سلسلہ کی ضرورت کے لئے مزید دیگوں کی ضرورت پڑی تو پھر ۳۵-۱۹۳۴ء میں تحریک کی گئی تھی۔ ان کی قلم اور زبان میں وہ اثر تھا کہ دوست سلسلہ کی ضرورت حقہ کی طرف فوری توجہ کرتے تھے۔ اور ضرورت پوری ہو جاتی تھی۔ بہرحال ۱۹۳۵ء کی دیگوں کی تحریک کے مطابق بھی ضرورت پوری ہو گئی اور جلسہ سالانہ کے لئے سینکڑوں دیگیں جمع ہو گئیں اور پھر یہ تحریک ضرورت پوری ہو جانے پر بند کر دی گئی تھی۔ اور ان دیگوں پر معطی حضرات کے نام لکھ دئیے گئے تھے۔ یہ اثاثہ تو قادیان ہی رہ گیا۔

اب یہاں ربوہ آکر پھر پہلے سے بھی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ احباب کو معلوم ہے ۱۹۴۹ء سے ربوہ میں جلسہ ہو رہا ہے اور خدا کے فضل و کرم سے بہرحال جس طرح مہمانوں کی تعداد میں اضافہ اور فراوانی ہو رہی ہے مزید فراہمی کی اشد ضرورت بڑھ رہی ہے اور جلسہ کے لنگروں کے ناظمین کو بڑی دقت ہوتی ہے اب تک تو نہایت تکلیف دہ حالات میں بڑی مشکل سے گذارہ کیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے پرزور تحریک کرنے کی جرأت کرتے ہوئے امیدوار ہوں کہ سلسلہ کی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے اور اپنے ماں باپ والدین و دیگر اقرباء و اعزا کے ایصال ثواب کے واسطے ایک ایک دیگ کا عطیہ دیں۔ معطی حضرات کا نام دیگ پر لکھ دیا جائے گا جو ہمیشہ یادگار رہیگا۔ امید ہے کہ میری اس تحریک کا فوری جواب احباب جماعت دیکر ممنون فرمائیں گے۔ اور دیگ جس کا وزن کم از کم ایک من ہو یا اس کی قیمت افسر جلسہ سالانہ ربوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام بھجوا دیں گے۔ امید ہے کہ احباب فوری توجہ کر کے اور یہ ضرورت پوری کر کے میزبان کی امداد اکرام ضیف کا موجب ہوں گے۔

(خاکسار مرزا ناصر احمد ایم۔ اے افسر جلسہ سالانہ)

دوکان دار احباب کے لئے

ہمارے ایک دیہاتی مبلغ فارغ ہیں جو دوکانداری امور سے بھی واقف ہیں۔ لہٰذا اگر کسی دوکاندار کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو تو اطلاع دیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) منشی غلام حسین صاحب کارکن مہمان خانہ کئی دن سے داڑھ درد میں مبتلا ہے۔ بعض دفعہ تو درد کی شدت میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ ان کی اس تکلیف کو دور فرمائے آمین۔ محمد رفیق کارکن مہمانخانہ ربوہ

(۲) خاکسار کا چھوٹا بھائی محمود احمد قریباً ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ (خلیل احمد کارکن مہمان خانہ ربوہ)

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور ان سے کوئی معاملہ کرتے وقت اپنی ہر طرح تسلی کر لیا کریں (مینیجر الفضل)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

نوٹس

I ریلوے کی نظر ثانی شدہ شیڈیول ریٹ کے مطابق مندرجہ ذیل کام کے لئے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ شیڈیول ریٹ ٹنڈر مقررہ فارموں پر ۲۶ / ۵۵ کو سوا بارہ بجے دوپہر تک وصول کئے جائیں گے یہ فارم ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے بارہ بجے دوپہر تک اس آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر پبلک طور پر اسی روز ساڑھے بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

نمبر	کام کا نام	خرچ کا تخمینہ جس میں ٹینڈر کی شرح فی صدی شامل ہے۔	زرضمانت جو نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ڈویژنل پے ماسٹر کے ہاں جمع کرانی ہوگی۔
۱	چک جھمرا ہنڈے والی سیکشن پر میل ۱۸-۱۵/۱۶ کے درمیان ۶ ×۱۰ ڈایا ہیوم پائپ کی زمین دوز نالی اور عارضی ڈائیورشن کی تعمیر	۱۱۵۰۰/-/- روپے	۲۵۰/-/- روپے
۲	سکھے کی/A10W سیکشن میں کلاس III اور IV کے سٹاف کوارٹروں کی اسپیشل مرمت۔	۸۵۰۰/-/- روپے	۲۰۰/-/- روپے
۳	۱۰- ڈبلیو/جڑانوالہ کے تحت شورکوٹ - قلعہ شیخوپورہ سیکشن میں روڑالا روڈ اور گنجاؤنی پر ریل لیول کے پختہ منڈیر والے مسافر پلیٹ فارم کی تعمیر جس کے سرے پر اینٹوں کا فرش ہوگا	۸۰۰۰/-/- روپے	۲۰۰/۰/۰ روپے
۴	قلعہ ستار شاہ اور حسن کا ر پر مسافروں کے پلیٹ فارم کے لئے پکی منڈیر اور سرے پر اینٹوں کے فرش کی تعمیر	۷۶۰۰/-/۰ روپے	۲۰۰/-/۰ روپے
۵	شورکوٹ قلعہ شیخوپورہ سیکشن میں اے - ڈبلیو آئی کے ہیڈ کوارٹر کی بچیاں سے جڑانوالہ منتقلی کے سلسلہ میں جڑانوالہ میں سلیپر کے کوارٹروں کے بدل بنانا۔	۸۰۰۰/-/- روپے	۲۰۰/-/۰ روپے

II وہ ٹھیکیدار جن کے نام ٹھیکیداروں کی اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں نہیں ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ ٹنڈر دینے سے پہلے ۲۶ / ۵۵ تک اپنے نام رجسٹر کروالیں۔

III تفصیلی شرائط اور نظر ثانی شدہ شیڈیول ریٹ کی کاپی زیر دستخطی کے آفس میں علاوہ تعطیل کے کسی بھی دن دیکھی جا سکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

اعلان نکاح

عزیزم ملک محمد صدیق صاحب سپروائزر آرڈیننس فیکٹری واہ کا نکاح حلیمہ لطیف صاحبہ بنت حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان کے ساتھ مورخہ ۲۱ / ۵۵ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۱۵۰۰/- روپے مہر پر پڑھایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک بنائے۔ آمین

(فتح محمد وکالت زراعت ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع کے تیسرے اور آخری دن کی کارگذاری

جسمانی ورزش اور تعلیم و تربیت کے فائنل مقابلے، مجلس شوریٰ کا اختتامی اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تشریف آوری۔ تقسیم انعامات کی تقریب، اجتماع کے اختتام پر اجتماعی دعا

مجلس خدام الاحمدیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ اجتماع کے تیسرے روز اُسی کے حضور ان دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ ختم ہوا کہ وہ اپنے خاص فضل کے تحت شمع احمدیت کے ان پروانوں کو اپنے دین اور مخلوق خدا کی صحیح معنوں میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ اسی کے فضل سے اپنے وجودوں میں صحیح اسلامی کردار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کر سکیں کہ جس سے اسلام اور احمدیت کا بول بالا ہو۔ اور دنیا کی وہ کثیر آبادی جو ابھی تک راہ حق سے محروم ہے اسلام کی آغوش میں آکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں فخر کرنے لگے۔ اور اس طرح ساری دنیا خدائے قدوس سے تعلق جوڑ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے امن وعافیت سے ہمکنار ہو جائے۔

۲۰ نومبر اتوار کا دن اجتماع کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ خدام حسب معمول سوا چار بجے علی الصبح بیدار ہوئے۔ اپنے اپنے خیموں میں نماز تہجد ادا کرنے کے بعد سب نے اکٹھے ہو کر باجماعت نماز فجر ادا کی۔ بعدہ انفرادی طور پر قرآن مجید کی تلاوت کی گئی۔

فائنل مقابلے اجتماعی ورزش اور پھر ناشتہ کے بعد ۷ بجے صبح سے پونے گیارہ بجے تک فٹ بال، کبڈی، والی بال اور عام معلومات کے فائنل مقابلے ہوئے۔ فٹ بال کے فائنل مقابلوں میں ربوہ کی ب ٹیم اوّل اور الف ٹیم دوم رہی۔ کبڈی کے فائنل میں لائلپور کی ٹیم نے اوّل اور ربوہ کی ب ٹیم نے دوم پوزیشن حاصل کی۔ کھاریاں کے ظفر احمد صاحب اور اوکاڑہ کے چودھری سردار احمد صاحب والی بال کے بہترین کھلاڑی قرار دیئے گئے۔ اور اس طرح دونوں اسپیشل انعامات کے مستحق ٹھہرے۔

عام معلومات کے فائنل مقابلوں میں جن خدام نے اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

معیار اوّل — اوّل صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب
دوم۔ بشیر احمد صاحب رفیق

معیار دوم — اوّل سعید احمد صاحب رحمانی
دوم حمید احمد صاحب حامد۔

معیار سوم — اوّل۔ ایاز محمود صاحب۔
دوم۔ منور احمد صاحب۔

ذہانت کے تحریری امتحان میں جو ۱۹ نومبر کو ہوا تھا سید عبدالحی صاحب ربوہ اوّل اور شیخ نصیر احمد صاحب کراچی دوم قرار پائے۔

کراس کنٹری ریس میں ربوہ کے عبدالغفار صاحب۔ مرزا صادق بیگ صاحب اور لئیق احمد صاحب نے علی الترتیب اوّل۔ دوم۔ اور سوم پوزیشن حاصل کی۔ نیز ملیر ریڈ بہ کا میچ ربوہ کی ٹیم نے جیتا۔

مجلس شوریٰ کا تیسرا اور آخری اجلاس

پونے گیارہ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک محترم نائب صدر صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صدارت میں مجلس شوریٰ کا تیسرا اور آخری اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں سب کمیٹی مال کی پیش کردہ رپورٹ کی روشنی میں مالی امور سے متعلق متعدد تجاویز پاس کی گئیں۔ نیز مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا بجٹ آمد و خرچ از یکم نومبر ۱۹۵۵ء تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۶ء تفصیلی طور پر زیر بحث آیا اور گذشتہ سال کے مقابلے میں اضافے کے ساتھ ... پاس کیا گیا۔ محترم نائب صدر صاحب نے آئندہ سال آمد بڑھانے پر زور دیتے ہوئے اس بارے میں نمائندگان کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی اور یہ امر ذہن نشین کرایا کہ مجلس مرکزیہ تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کے میدان میں اپنے فرائض سے اسی صورت میں عہدہ برا ہو سکتی ہے کہ جملہ مجالس اپنے حصے کا بجٹ پورا کریں اور مزید آمد بڑھانے کے لئے پُر زور کوشش کریں۔ بجٹ پاس ہونے کے بعد ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے قریب ... مجلس شوریٰ کا آخری اجلاس اختتام پذیر ہوا

تقسیم انعامات کھانے اور نماز ظہر و عصر کے وقفے کے بعد ۲ بجے دوپہر تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم نائب صدر صاحب نے ورزشی اور علمی مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والی ٹیموں اور خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف انعام کے مستحق خادم کا نام پڑھتے جاتے تھے اور ہر خادم سٹیج پر آکر السلام علیکم کہنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے محترم نائب صدر صاحب سے انعام حاصل کرتا محترم نائب صدر صاحب انعام دیتے ہوئے بارک اللہ لک فیہ ارشاد فرماتے اور آپ کی اقتداء میں تمام حاضرین بھی انہی الفاظ میں انعام حاصل کرنے والے کو مبارکباد دیتے اس کے جواب میں وہ خادم جزاکم اللہ کہتے ہوئے محترم نائب صدر صاحب سے مصافحہ کرتا اور انعام لے کر اپنی جگہ واپس آجاتا۔ تقسیم انعامات کا سلسلہ تین بجے سہ پہر تک جاری رہا۔ اس موقعہ پر ان تمام خدام کے علاوہ جنہوں نے متعدد ورزشی اور علمی مقابلوں میں اوّل اور دوم پوزیشن حاصل کی تھی ان چاروں نوعمر مقررین نے بھی سپیشل انعامات حاصل کئے۔ جنہوں نے ۱۹ نومبر کی رات کو تقریری مقابلوں کے وقت مختلف علمی موضوعات پر نہایت برجستہ تقاریر کی تھیں۔ نیز انڈونیشیا کے محی الدین شاہ صاحب نے بھی تلاوت قرآن کریم کا ایک سپیشل انعام حاصل کیا جو مبلغ انڈونیشیا مکرم حکیم عبدالرشید صاحب ارشد کی طرف سے تھا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تشریف آوری

سوا تین بجے سہ پہر کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمانے کے لئے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ اس موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اضلاع لاہور سیالکوٹ۔ منٹگمری۔ ملتان۔ لائل پور اور شیخوپورہ کی مجالس کے ان کثیر التعداد خدام کو پیش کیا۔ جنہوں نے ان اضلاع کے سیلاب زدہ علاقوں میں ریلیف کا کام نہایت محنت اور جانفشانی سے سرانجام دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی امدادی مساعی پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے ان سب خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس موقع پر ربوہ۔ کراچی۔ راولپنڈی۔ کوئٹہ اور پشاور وغیرہ کے نمائندوں کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں باریابی اور مصافحہ کا شرف حاصل ہوا۔ کیونکہ وہاں کی مجالس خدام الاحمدیہ نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے کثیر تعداد میں گرم کپڑے لحاف ... نقد رقوم اور کارکن وغیرہ ... اور ان سب کے ہی اشتراک عمل سے ... علاقوں میں وسیع پیمانے پر ریلیف کا کام جاری رکھا گیا تھا۔ ان سب خدام کو مصافحہ کا شرف عطا فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کے اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا اور خدام کو صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے دعاؤں پر خاص زور دینے اور خدمت خلق کا فریضہ احمدیت کے بلند معیار کے مطابق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ولولہ انگیز خطاب کا خلاصہ ۲۲ نومبر ۱۹۵۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

اجتماع کا اختتام:۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لے جانے کے بعد محترم نائب صدر صاحب نے خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ تمام خدام نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء میں عہد کے الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ بعدہٗ اجتماعی دعا ہوئی۔ اور اجتماع کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع جو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ اسی کے حضور ان دردمندانہ دعاؤں کے ساتھ ختم ہوا۔ کہ وہ اپنے خاص فضل کے تحت شمع احمدیت کے ان پروانوں کو صحیح معنوں میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور کہ وہ اپنے وجودوں میں صحیح اسلامی کردار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کر سکیں۔ کہ جس سے دنیا میں اسلام اور احمدیت کا بول بالا ہو۔ اور دنیا کی وہ کثیر آبادی جو ابھی تک راہ حق سے دور ہے۔ اسلام کی آغوش میں آکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا دم بھرنے لگے۔ اور اس طرح ساری دنیا خدائے قدوس سے اپنا حقیقی رشتہ قائم کر کے ہمیشہ ہمیش کے لئے امن و عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔ اے خدا تو جلد وہ دن لا۔ کہ جب دنیا میں ایک ہی مذہب ہو۔ یعنی اسلام اور ایک ہی رسول ہو۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تا وہ غرض پوری ہو جس غرض کے تحت تو نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

درخواست دعاء

مستری عبدالغنی صاحب آف شکاگو حجیاں حال ربوہ کا اکلوتا بچہ سخت بیمار ہے۔ اس سے پہلے بھی ان کے کئی بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے ہیں۔ احباب کرام اس بچہ کی صحت و عمر کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں (محمد شریف)